

غزل

’غزل‘ عربی کا لفظ ہے۔ اس کے اصل معنی یہ محبوب سے باتیں کرنا، عورتوں سے باتیں کرنا۔ وہ شاعری جسے غزل کہتے ہیں اس میں بنیادی طور پر عشقیہ باتیں بیان کی جاتی ہیں۔ لیکن آہستہ آہستہ غزل میں دوسرے مضامین بھی داخل ہوتے گئے ہیں اور آج یہ کہا جا سکتا ہے کہ غزل میں تقریباً ہر طرح کی باتیں کی جاسکتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ غزل اردو کی سب سے مقبول صفت سخن ہے۔ غزل کا ہر شعر عام طور پر اپنے مفہوم کے اعتبار سے مکمل ہوتا ہے۔

جس طرح غزل میں مضامین کی قید نہیں ہے اسی طرح اشعار کی تعداد بھی مقرر نہیں۔ یوں تو غزل میں عموماً پانچ یا سات شعر ہوتے ہیں، لیکن بعض غزوں میں زیادہ اشعار بھی ملتے ہیں۔ کبھی کبھی ایک ہی بحث، قافیہ اور روایت میں شاعر ایک سے زیادہ غزلیں کہہ دیتا ہے۔ اس کو دو غزل، ’سہ غزل‘، ’چہار غزل‘، کہا جاتا ہے۔

کسی غزل کے اگر تمام شعر موضوع کے لحاظ سے آپس میں کیساں ہوں تو اسے غزل مسلسل کہتے ہیں اور اگر شاعر غزل کے اندر کسی ایک مضمون یا تجربے کو ایک سے زیادہ اشعار میں بیان کرے تو اسے قطعہ اور ایسے اشعار کو قطعہ بند کہتے ہیں۔

غزل کا پہلا شعر جس کے دونوں مصروع ہم قافیہ ہوں ’مطلع‘، کہلاتا ہے۔ مطلع کے بعد والا شعر زیپ مطلع یا حسن مطلع، کہلاتا ہے۔ غزل میں ایک سے زیادہ مطلع بھی ہو سکتے ہیں۔ انہیں مطلع ثانی (دوسرा) مطلع ثالث (تیسرا) کہا جاتا ہے۔ غزل کا وہ آخری شعر جس میں شاعر اپنا خاص استعمال کرتا ہے ’مقطع‘، کہلاتا ہے۔ غزل کا سب سے اچھا شعر بیت الغزل یا شاہ بیت، کہلاتا ہے۔ جس غزل میں روایت نہ ہو اور صرف قافیہ ہوں، اس کو ’غیر مردف غزل‘ کہتے ہیں۔

ولی محمد ولی

(1667ء - 1707ء)



ولی کے نام، تاریخ پیدائش اور جائے پیدائش، سب کے بارے میں اختلاف ہے۔ لیکن پیشتر لوگ اس بات پر متفق ہیں کہ ان کا نام ولی محمد اور تخلص آئی ہا۔ وہ اور نگ آباد میں پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم وہیں حاصل کی۔ بعد میں احمد آباد آ کر انھوں نے شاہ وجیہ الدین کی خانقاہ کے درستے میں تعلیم مکمل کی اور یہیں شاہ نور الدین سہروردی کے مرید ہوئے۔ ولی نے فارسی الفاظ اور انداز بیان کی آمیزش سے ایک نیارنگ پیدا کیا۔ ولی کے کلام کا یہ نیارنگ نہ صرف ان کی مقبولیت کا باعث بنا بلکہ اس زمانے کے دہلی کے شعراء نے بھی اس کا اثر قبول کیا اور وہ بھی اسی انداز میں شاعری کرنے لگے۔ ولی کے اثر سے دہلی میں اردو شاعری کا چلن عام ہوا جو آگے چل کر روز بروز ترقی کرتا گیا۔ ولی کا انتقال احمد آباد میں ہوا۔

ولی اپنے زمانے کے سب سے بڑے شاعر تھے۔ انھوں نے اردو شاعری کی تقریباً تمام اصناف میں صلاحیت کے جو ہر دکھائے ہیں۔ ولی سے پہلے قصیدہ اور مشنوی کا رواج زیادہ تھا۔ ولی نے غزل کو اولیت دے کر اردو شاعری کو ایک نیا موڑ دیا۔ ان کی غزلوں میں خیال کی ندرت اور بیان کی لاطافت پائی جاتی ہے۔ انھوں نے اپنی غزلوں میں حسن و عشق کے مضامین کے ساتھ ساتھ تصوف و معرفت کو بھی جگد دی۔ عشقیہ واردات و کیفیات کے بیان میں سرور و مُستی کا انداز پایا جاتا ہے۔ ولی محبوب کے حسن کے داخلي اثرات کے ساتھ ساتھ اس کے خارجي اوصاف کا بیان بڑے پر طلف اور دل کش انداز میں کرتے ہیں۔ ولی کی زبان میں ایک خاص مٹھاس ہے، جو ہندی، دیسی اور فارسی کے الفاظ کو توازن کے ساتھ استعمال کرنے سے پیدا ہوئی ہے۔



4914CH10

غزل

مفلسی سب بہار کھوتی ہے مرد کا اعتبار کھوتی ہے
 کیوں کہ حاصل ہون مُج کوں جمعیت
 زلف تیری قرار کھوتی ہے
 ہر سحر شوخ کی گنہ کی شراب
 نُج انحصار کا خمار کھوتی ہے
 کیوں کے ملنا صنم کا ترک کروں
 دلبڑی اختیار کھوتی ہے
 اے ولی آب اس پری رو کی
 مج سِنے کا غبار کھوتی ہے

ولی محمد ولی

مشق

لفظ و معنی

مفلسی : غربی

کھونا : لے جانا، ختم کر دینا، گم کرنا

جمعیت : سکون، ٹھہراؤ

انحصار : آنکھیں

خمار : پیاس یعنی شراب کی طلب، لیکن اسے بہت سے لوگ 'نشہ' کے معنی میں بھی استعمال کرتے ہیں۔ یہاں دونوں معنی صحیح ہو سکتے ہیں۔

ضم : محبوب (اصل معنی بت)

کیوں کے : کیوں کر

آب : چمک، پانی۔ یہاں چمک کے معنی میں ہے۔

دلبری : محبوبیت

مُج : میرے، میرا

پری رو : پری چہرہ (خوبصورت چہرے والا)

سنے : سینہ

غبار : رنجیدگی، ناخوشی

غور کرنے کی بات

- غزل میں بہت سے الفاظ ایسے آئے ہیں جو اب نہیں بولے جاتے۔ جیسے مج کوں (مجھ کو)، انکھاں (آنکھیں)، سنے (سینہ) کوں (کو) مج، مجھ، معنی میرا، میرے اس غزل کے آخری شعر میں ایک لفظ آب، آیا ہے۔ یہاں اس کے معنی چمک کے ہیں لیکن آب پانی کو بھی کہتے ہیں۔

سوالوں کے جواب لکھیے

- مرد کا اعتبار کھونے سے شاعر کی کیا مراد ہے؟
- کون سی چیز شاعر کے سینے کا غبار کھو رہی ہے؟
- شاعر ضم سے ملنا کیوں نہیں ترک کر پاتا ہے؟

عملی کام

- اس غزل کو بلند آواز سے پڑھیے اور زبانی یاد کیجیے۔
- نیچہ دیے گئے الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:
- مفلسی، بہار، اعتبار، سحر، اختیار، غبار
کچھ الفاظ ایسے ہوتے ہیں جو لکھنے میں ایک جیسے نہیں ہوتے اور ان کو پڑھنے میں معمولی سا فرق ہوتا ہے۔ جیسے نذر۔ نظر، نذر۔ نظیر، اسرار۔ اصرار، الہ۔ علم، عقل۔ اقل۔
- آپ اپنے استاد سے ان الفاظ کا فرق معلوم کر کے لکھیے۔
غزل کے دوسرے شعر میں ایک لفظ حاصل، آیا ہے اگر ہم اس کے شروع میں ل+(ا) لا
لگادیں تو اس کے معنی ہی بدلتے گے اور یہ لفظ بن جائے گا لا حاصل، یعنی جس سے کچھ حاصل نہ ہو۔ آپ اسی طرح (لا) لگا کر پانچ الفاظ لکھیے۔